

AKHBAR
OUDH PUNCH
جلد ہشتم
Volume. VIII
1923
LUCKNOW.
۱۹۲۳
اودھ پنچ
अवध पंच
REGISTERED No. A.7.

جلد ۔ نمبر ۲۹

مضامین غیر

مورخہ ۷ جولائی ۱۹۲۳ء

غزل

جور عدو سے گرچہ نکل جائے جان تک
لیکن نہ آئے اُف کبھی اپنی زبان تک

اک اور زہر ہے بالائے زہر پر
پہونچی جو آہ سرد مری آسمان تک

اس طرح وہ لڑائے کہیں دور ہو گیا
پہونچی کسی کی بھی نہ خبر کانوں کان تک

تیغ عدو نے خون کے دریا بہا دیے
تھا گھٹنوں گھٹنوں اور کہیں ران تک

ابرو غلط کھنچے تھے نگاہیں تھیں خشمگیں
اس نے چھوڑا تھ سے تیر و کمان تک

ہندوستان وطن ہے میں ہندی نژاد ہوں
حاضر ہے اس وطن کے لیے اپنی جان تک

پیدا ہوئیں دلوں میں وہ نامہربانیاں
باقی نہیں جہاں میں کوئی مہربان تک

جور عدو سے خاک میں لاکھوں ہی مل گئے
ملتا نہیں کہیں بھی کسی کا نشان تک

کھائے لطیف جن کو میسر تھے صبح و شام
ملتے نہیں ہیں اب تو نہیں سوکھے دھان تک

وہ وہ کیے عدو نے ستم ہائے ناروا
جس سے پناہ مانگ گیا آسمان تک

دھوکا دو دے کے ہم کو پھنسا لے گا جال میں
دل میں ہمارے تھا نہ کبھی یہ گمان تک

دو گٹھیاں اور ایک پٹاری ہے پاس کی
المختصر ہو رکھتے نہیں پاندان تک

راقم

ن۔ شی۔ از لکڑ گنج

بے تمیزی

برپا ہے عاشقوں میں طوفان بے تمیزی
تجھ کو بھی کچھ خبر ہے او جان بے تمیزی

تعریف مجھ سے اپنی اور غیر کی نہ کرتا
وہ جسم بے تمیزی تم جان بے تمیزی

اس انجمن میں جا کر کون اپنی گت کرائے
ناز و ادا جہاں ہوں ارکان بے تمیزی

جس طرح جی میں آئے دشمن سے پیش آؤ
میں کیا بتاؤں کیا ہے شایان بے تمیزی

کرتی ہیں بوسہ بازی ہیم کھلے خزانے
دوشیزگان پیرس ہیں جان بے تمیزی

کھا کر کئی طمانچے اٹھا ہے انجمن سے
ہے سر پہ مدعی کے احسان بے تمیزی

میرے دل حزیں کو پاؤں سے روند ڈالا
لازم نہ تھا یہ تجھکو او جان بے تمیزی

منہ چوم کر تمھارا دینی پڑی ہمیں جان
کیا جانتے تھے یہ ہے تاوان بے تمیزی

شاید ہوا میسر دشمن کو وصل جاناں
شیطان بنا ہوا ہے شیطان بے تمیزی

راقم

ص۔ ن۔ گمنام دہلی

لطائف

(۱)

ڈاکٹر:۔ آپ کی بی بی کی حالت نازک ہے کسی اسپشلسٹ کو دکھائیے۔
خاوند:۔ جی ہاں بار ہا اس کمبخت سے کہا کہ کسی لائق طبیب کا علاج کرو مگر اس نے آپ کا پنڈ نہ چھوڑا۔

(۲)

مجسٹریٹ:۔ آپ کی کیا عمر ہے۔
ملزمہ:۔ تیس سال۔
مجسٹریٹ:۔ تین سال ہوئے اس عدالت میں آپ نے اسی عدالت میں تیس سال کی عمر لکھوائی تھی۔
ملزمہ:۔ حضور غور فرمائیں کہیں میں نے پہلے اور پچھلے بیان میں اختلاف نہیں ہونے دیا۔ حضور جس کا باپ ایک اسکی زبان ایک۔ دو فصلا پن مجھے نہیں آتا۔

(۳)

اڈیٹر:۔ ہاں تو آپ مصحح کی جگہ حاصل کرنا چاہتے ہیں؟
امیدوار:۔ جی ہاں۔
اڈیٹر:۔ دیکھیے ذرہ یہ کام نہایت احتیاط کا ہے غالباً آپ اسکے فرائض سے بخوبی واقف ہوں گے۔
امیدوار:۔ جی اچھی طرح واقف ہوں۔ آپ دل کھول کے غلطیاں کیجیے اور عاجز مصحح کے سر منڈھتے رہیے بندہ کبھی اسکی شکایت نہ کرے گا۔

(۴)

ماں:۔ راون کے دس سر تھے بیس ہاتھ تھے۔
بیٹی:۔ پیاری اماں کیا یہ سچ ہے۔
ماں:۔ ہاں بیٹی یہ سب قصہ راماین میں لکھا ہے۔
بیٹی:۔ اگر راون کو زکام ہو جاتا ہوگا تو اسکی جان غضب میں پھنس جاتی ہوگی۔ ایک کی جگہ بیک وقت دس چھینکیں لیتا ہوگا۔

بقلم وحید

مولانا پنچ کی نوٹ بک

ایک ربانی دانشمند کا قول ہے کہ لوگ خدا کی عبادت طمع یا اُجرت کی لالچ سے کرتے ہیں یا عذاب آخرت کے ڈر سے پہلی عبادت تاجرانہ عبادت ہے اور دوسری غلامانہ اصل عبادت وہ ہے جس میں نہ لالچ ہو نہ خوف بلکہ شکر و شوق و حق شناسی پر مشتمل ہو یہ عبادت عبادت احرار کہلاتی ہے۔

خداوندان دُنیا کے پرستار صرف دو ہی قسم کے ہیں کیا سنئے کہ حکومت نے اپنا چلن بگاڑ دیا شوق و شکر کے مقناطیس میں جذب دل کی قوت نہ رہی اب بندگان خاص اپنے معاملات سنبھالنے کی غرض سے یا کرتک کے ڈر سے سری ٹیک کرتے ہیں چنانچہ آنجہانی مسٹر تلک نے بھی دوران جنگ میں اجرت حمایت طے کرنی چاہی تھی معاملہ بگڑ گیا اور بعض اہلکاران حکومت یہ کہہ کے خاموش ہو رہے کہ جب ہم کوئی باضابطہ لین دین نہیں کرنا چاہتے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ نظام گورنمنٹ نے حکومت ہند کی حمایت کا [illegible] طریق سے کی تھی یا مشتبہ [illegible] اگر تاجرانہ تھی تو اول سرے سے بل اشترک [illegible] ہندوستان [illegible] رہنا چاہیے تھا اور برار کی واپسی میں خیال یاد دلانے کی ضرورت نہ تھی۔ اور اگر یہ پرستاری عبادت احرار کی مد میں شامل ہے تو بل اشترک کا ذکر ہی فضول ہے ؎

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہے جو دلِ سرکار میں آئے

جرائد کے مولف جب صوبہ برار کی واپسی کا ذکر فرماتے ہیں تو خدمات دیرینہ کو سفارشی بناتے ہیں گویا کوئی اجر خدمت مقرر ہو چکا تھا جسکے دینے میں حیل و حجت کی جاتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ حکومت ہند اور نظام گورنمنٹ کے درمیان جو معاملات سابق و حال میں رو براہ ہوئے اُن سے یہ حضرات کامل واقفیت نہیں رکھتے اور بیچارے سر علی امام پیچ و تاب کرتے رہتے ہیں۔ برار کا مسئلہ ایک کم ور مسئلہ تجارت ہے سر [illegible] کی حیثیت [illegible]

زیادہ نہیں سو ستارے بھی انکے سامنے ہوں گے مشہور دلائل کی تلاش میں کبھی لفظوں کے معنی تراشتے ہوں گے کبھی معانی کے لیے عمدہ الفاظ انتخاب کرتے ہوں گے مگر یہاں یاروں کے پیٹ میں پیچ ہے جھوٹے ہوئے ہیں کہ وہ دکھی تیری کالی بادل پورے اسباب طلبہ پڑے ہیں سٹر بن کے آئے ہیں جب تک صدر اعظم رہے اسوقت تک نظام کا خزانہ دل کھول کے خالی کیا اب جو وکالت کرنے گئے تو لندن میں خالی خولی ڈنڈے بجا رہے ہیں وہی مثل ہے نہ کا ناز کا جا منڈل باجا۔ وزیر ہند کہتے ہیں ہمیں صرف کل کے اخبار سے معلوم ہوا کہ سر علی امام استرداد برار کی فکر میں آئے ہیں جب تک حکومت ہند کی وساطت سے کوئی باضابطہ تحریک نہ ہو اسوقت تک اس مسئلہ پر غور نہیں کیا جائے گا۔

سچ پوچھیے تو سر [illegible] حکومت نظام اور وکیل سر علی امام دونوں کی خوش باوری نے سبکی کا خیالی دستر خوان بچھایا ہے۔ مگر ان اخباری کاغذوں کے پیٹ میں خواہ مخواہ مروڑ ہوتا ہے۔ بجا ہو یا بیجا اپنا اپنا ہے [illegible] ترکوں نے شکست کھا کے پنچ کا [illegible] اٹھایا۔ فرانس فاتح بن کے مصیبت میں پھنسا۔ بقول تو نصیبین کسی کے بھی کے گھڑے کسی کے پیچھے تیر پڑے ہے۔ نظامت دکن کی قسمت ہندوستان سے علیحدہ نہیں ہے۔

آئینہ

یعنی

اودھ پنچ کا ایک [illegible] رسالہ [illegible] لکھنؤ [illegible]

[illegible]

سر [illegible] آئینہ [illegible]

ستائیسی سے ہماری سرکار رو رہی ہے اسباب جنگ بھی زیرش کرتی ہے اور روز ہوں کا دھیان بھی نہیں رکھتی کسی کی ماں نے دھونس کھایا ہے جو یہ سمجھے پنجاب کا ہڑبونگ غلط طرز حکمرانی کا نتیجہ ہے مگر ہمیں شک نہیں کہ ۱۹۱۹ء سے آج تک جتنی آفت پنجاب میں برپا ہوئی وہ بھی جلیانوالہ باغ کا سانحہ ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ گرو کے باغ میں گل پھولا اس باغ کی آتش گل افسردہ نہ ہونے پائی تھی کہ ببر اکالیوں کی دھاڑ بھی۔ ان فتنوں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے کئی فتنے جن میں بتاتی وغیرہ فتنے بھی شامل ہیں برپا ہوئے۔ اگر کسی چھوٹی موٹی ریاست میں یہ ہڑبونگ مچتا تو ہماری سرکار ڈانٹ ڈپٹ کے رئیس سے کبھی کی گدی چھڑوا دیتی لیکن زبردست کے بیسوں ہیں۔ بھلا ریاست نابھا اور پٹیالہ میں تو چند ہی روز سے کھٹ پٹ ہی سرحدی مناقشات کی تاریخ دیکھیے کہ یہ ازلی و ابدی جنگ کب سے قائم ہے اور خدا [illegible] ہند کی بنیاد اس جنگ نے کہاں تک پہنچی ہے اگر جنگ کا بانی رکھنا اور ہمیشہ لڑتے رہنا قابل تعریف و تحسین بات ہے تو رئیس نابھا کی پیٹھ بھی شاباشی کے قابل ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اپنا عیب ہنر دکھائی اور دوسرے کا ہنر عیب۔

ایک پنجابی مولوی نکاح پڑھنے گئے ان کا تکیہ کلام "جو ہے سو ہے" تھا دولہا سے کہنے لگے پڑھو "آمنت باللہ جو ہے سو ہے" اس غریب نے کہا آمنت باللہ جو ہے سو ہے۔ نوشاہ میاں جاہل تھے یہ نہ سمجھ سکے کہ "جو ہے سو ہے" نکاح کا جزو نہیں ہے مولانا نے جھلا کے فرمایا "میں جو کہوں جو ہے سو ہے تو نہ کہہ جو ہے سو ہے" نوشاہ نے اس جملہ کو بھی دُہرا دیا۔ مولانا اور زیادہ تیز ہو کے کہنے لگے "ابے تو میری گلان کیوں ہانکے ہے دینی گلان ہانک" اگر مہاراجہ نابھا [illegible] گردن کے نہ ہوتے تو سرحدی جنگ کی "جو ہے سو ہے" کا حوالہ دیتے اور یقین ہے کہ سرکار سے "میری گلان کیوں ہانکے ہے" کا جواب

صاف سن لیجئے، بہرحال یہ بہت بڑا ہمارا اجمل بعض جانم کہ دور میں آپس میں کسی بات پر لڑے اور بیچ بچاؤ کی یہ صورت اختیار کی گئی کہ ایک کو کنیز و قم زر جاودان والے کے منہ میں گھنگھنیاں بھر دی گئیں اور دوسرے کو ڈال پیش دو چل دو کا سبق پڑھا دیا گیا۔ یہ امر ابھی تک وضاحت طلب ہے کہ برٹش گورنمنٹ اس مقدمہ میں کیونکر فریق بن گئی۔ ایشور کنور بصید العزیز اور محمد یعقوب کا قضیہ کوئی ایسا اہم قضیہ تھا جس کی پاداش معزولی تک منتہی ہوتی۔ اس قسم کی چالوں سے حکومت ہند کی رہی سہی ساکھ پر پانی پھر جانے کا اندیشہ ہے کیا معنی کہ دیگر والیان ریاست سہم گئے ہیں۔ ایسی بیٹھنے سے کیا فائدہ جس پر تل نہ چڑھے۔ تمام سکھ جماعت لرزہ براندام اور غضبناک ہے دیکھیے اس ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

لیجیے حضرت! آخر صلح ہو گئی۔ کن سے؟ ابھی انھیں بگڑے دل میاں ترک علی خاں سے اور اتحادیوں سے اگر کوئی چھپے نہیں تو ہم ایک بات پوچھیں یعنی جب ترکوں نے پہلے پہل پنے مطالبات پیش کیے تھے تو اتحادیوں کی عقل کہاں چلی گئی تھی جو اتنی جیل حجت کے بعد اسی پرانے گرو کا نام وتند سیاہ رکھ کے لوزین کی گمنڈ سار میں لائے اور گرو کھائیں گلگلوں سے پرہیز کی مثل اصل کر دکھائی۔ تفصیلی شرائط صلح ابھی عالم آشکارا نہیں ہوئے ہیں مگر دل یہی کہتا ہے کہ پرانے مطالبات کا ہر جز و قریباً تسلیم کر لیا گیا ہے۔ رہا مسئلہ حجاز و مصر یا عراق و شام انکے بارے میں کوئی کچھ کہے مگر ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ گتھی بجائے خود قائم ہے خانہ جنگی یا بیرونی محاربہ کے ناخن عنقریب اسے سلجھائیں گے۔ یہ جملہ ممالک جمہوریت کی جانب رجحان رکھتے ہیں اور جمہوریت کے ساتھ علمبرداری کی قید اٹھ

اور بی کا ساتھ ہے کبھی نبھ نہیں سکتی۔

کبھی لارڈ سگنٹن تم نے یہ بات معقول کہی کہ عربوں سے آزادی و اختیار کامل کا وعدہ کرنے کے بعد ہم ہرگز فلسطین میں یہودی حکومت کی بنیاد نہیں ڈال سکتے۔ مگر آجکل مسٹر چارلس زرد ی خیرخواہوں کے مشورے سے مستغنی ہو گئے ہیں۔ علمبرداری خدائی فوجداری کا دوسرا نام ہے خدائی فوجداری کبھی محبان وطن و آزادی پسند اشخاص کو راضی نہیں رکھ سکتی۔ "ہم حل پرست آئیدو ہم یار رنجہ" کی ترکیب بھلا بیسویں صدی میں کیا چلے گی۔

عرسول اور ہلال کا جوڑا

برسوں سے یہ شکایت تھی کہ ہندوستانی آپس میں میل جول نہیں رکھتے ہندو مسلمان سے الگ تھلگ مسلمان ہندو سے۔ اگر کبھی کدھار ہندو مسلمان کا گٹھ بندھن سنا بھی گیا تو مذہبی و دینی قانون نے انکے جوڑ بند ڈھیلے کر دیے مگر آخر وطنی اتحاد نے دونوں وقت ملا دیے سنتے ہیں کہ مسٹر ہرکشن لال کے لڑکے مسٹر کنھیا لال گویا کی شادی مسٹر ... بیرسٹر لاہور کی لڑکی سے ۲۰ جولائی کو بسب سول میرج ایکٹ ہو گئی دولہا دولہن کوہ مری پر ہنی مون کا لطف اٹھا رہے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ محراب میں ناقوس بجتا ہے یا شوالے میں دورہ ہوتا ہے کہیں سوامی شردھانند واعظ جامع مسجد دہلی کا سا حال نہ ہو۔

بعض جرائد ناقل ہیں کہ موضع کھیرا میں عجب کھیڑا اچھا۔ گوردوارہ میں دیوان ہو رہا تھا گرو گرنتھ یعنی سکھوں کی مقدس کتاب بھی رکھی ہوئی تھی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ایک اسسٹنٹ کے ساتھ آئے اور کرسی بچھا کے وہیں ڈٹ گئے اول تو کرسی پر بیٹھنا ورعا لیکہ بہت سے شریف فرش پر بیٹھے ہوں نامناسب دوسرے بوٹ بھی نہیں اتارا، گستاخی مذہبی تو ہین بھی تھی۔

اور تحریر کے ذریعہ صاحب بہادر کو اس بے پروائی کی نسبت تنبیہ کی گئی مگر آپ جانیے زبردست کا ٹھینگا سر پر آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ کے خلاف تقریر نہ کرنے کا وعدہ کرو تو ہم یہاں سے چلے جائیں دھلانہ ہی جلسوں کو ایسی فضولیت سے کیا سروکار وعدہ لینا "سرو دبستان یا دو دانیل" کے مساوی تھا۔ آخر سکھوں نے جلسہ برخاست کر دیا کہ دیوان اور صاحب میں فصل ہو جائے۔ صاحب گھر سے انسانیت کا تہیہ کر کے نہیں چلے تھے جھٹ بوٹ کھٹ کھٹاتے برآمدہ میں چلے آئے اور پانچ منٹ تک بہادری دکھاتے رہے پھر گھر سدھارے اگر صاحب کا یہی ارادہ تھا کہ گورنمنٹ کی ہجو اور بغاوت کا وعظ دیوان صاحب میں ہونے پائے تو بہرحال انھیں ٹھہرنا تھا پانچ منٹ کے لیے بہادر بن کے سدھارنے کی کیا ضرورت تھی اس لیے کہ یہ خطرہ دیوان برپا رہنے کے وقت تک باقی تھا۔ امید ہے کہ اصل وجہ تشریف آوری سے پبلک کو حکومت واقف کرے گی۔ ناعاقبت اندیشانہ طرز حکومت کی سلامتی میں ہر جلسہ خواہ مذہبی ہو یا نہ ہو چند گھڑی رہے گا نہ گا یہ رونا کا ناحکام پسند فرمائیں اور حاکم صاحب قانونی فرائض چھوڑ کے ہر جگہ مداخلت بیجا کرتے پھریں گے۔

ایک وہ وقت تھا کہ ہمارے جانباز ترکوں سے دو دشمنی و مخالفت میں برطانوی پبلک سلطنت کی قدر و احترام کرانا چاہتے تھے اب وہ زمانہ آگیا کہ جنرل ہرنگٹن صاحب ترکی افسر کو وصیت فرماتے ہیں ۔ آفرین ہم کو برطانوی فرنیال اور جنہوں نے آبادی کے بے جان فرزند جنہوں نے لڑکے میدان میں اور خدمات دو ہوا نگی دی ہے آپ کی غریب نوازی کے سپرد کیے جاتے ہیں ندری ان کا احترام مد نظر ہے ۔ خدا جانے دشمن ترکوں کے ساتھ یہ سلوک کیوں کر پیدا ہوا جن کا قول تھا ”حضرت ! پنجروں کی واقفیں یہاں سے ٹھوکرے بجائے ۔ کہاں کا مردوا اور کہاں کا کمشٹ“

آخر فیصل کی دوستی نے برطانیہ سے اہل ایران کو بھی کر دیا ۔ اب سٹر بان جی کو فیصل سے کہنا چاہیے

دوستا ہوا خراب ہوا مبتلا ہوا
کیا جانیے کہ کچھ ہے یہی مجھکو کیا ہوا

سرزمین عراق کی آزادی کے تخت اور کرہ جاتے ہیں معلوم ہے ۔ وہاں ہر اقبال کی دوکان ایک وخوری ہے اقبال صاحب ایک طرف ترازو میں سبزی ترکاری کیتے ہیں اور دوسری طرف طالب کی اصول نحو کے اہم دوز کھاتے ہیں ۔ یہاں کے علما کی طرح انکا پیشہ علم فروشی نہیں ہے نہ وہ میرفروش ہیں نہ اپنے علم کو آلۂ استحصال زر بناتے ہیں ۔ آنکی رائے بیشک آزاد ہے ۔ ترکی حکومت نے ہمیشہ انکے احکام کی تعمیل کی ہے ایرانی حکومت بھی انکی مٹھی میں ہے جان بل صاحب بھی تنباکو کے ٹھیکے میں اسکا تجربہ کر چکے ہیں لہذا فیصل کی خاطر سے عالموں کو ستانے اور در بدر پھرانے کی خدمت انجام دینا پڑے سنگوں اپنی ناک کاٹنا ہے ۔ شیخ مہدی خالصی مدظلہ کا اخراج رنگ لایا ہے خصوص رخصت ۔ بائیکاٹ یا مصر خونریزی و فساد چشم براہ انتظار ۔

ہمارے لارڈ جارج صاحب نے پھر اپنے مرصبر کی باتیں دکھائی آپ فرماتے ہیں کہ ترکوں کے ساتھ

ایک ایسی انتقامت آمیز صلح کی گئی جیسی کہ اس سے قبل اس ملک نے کبھی کسی ترکی سے نہیں کی تھی ۔ گویا آپ بالفاظ دیگر برطانوی رعیت کو آگاہ کرتے ہیں کہ برطانیہ ہمیشہ ترکوں کو بطور دشمن دیکھتی تھی اب اس سے بازوں کی ہوتی مرجھتی ہے ۔ یہ کلمہ درحقیقت برطانیہ کی تہذیب پر حملہ کرتا ہے ۔ خرد انگیز طرفین کے مبنی فوائد پر حاوی ہیں ۔ ان بڑے میاں کی عیب جوئی برطانیہ کی ہانت سے بھی بے پرواہ ہے

عیب ہیں کو جستجوئے عیب ہے
ڈھونڈھتی پھرتی ہے مکھی زخم کو

وزارت خارجہ کو (لارڈ کرزن) ہمارے سو تحسین بڑے میاں کا شکر گزار ہونا چاہیے اس لیے کہ انکی کارگزاری کی داد بڑے میاں نے خوب دی ہے ۔ اتنی بڑی سلطنت کے سابق وزیراعظم کو بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے ۔ لاحول ولاقوۃ ۔

توکل علیہ الرحمہ

شاید عجیب کمیٹی کی اس پر عالم بالا میں بھی عمل سا مد شروع ہو گیا امنڈ امنڈ کے بادل آتے ہیں مگر نہایت کفایت شعاری کے ساتھ پانی برستا ہے ۔ صورت دیکھتے ہی خیال ہوتا ہے کہ جل تھل بھر جائینگے لیکن یکبارگی بھیکی اور منتشر ہو کر جیسا کی طرح صاف تمام کو سیل نہیں ۔ بڑی غنیمت ہے کہ ایک سیف خاں یا تحمدیرنامے سون جیسے لیں اس کے واسطے کی خوراک قابل شکریہ ہے خواہ مخواہ مرنے والوں کا مذکور ہی کیا وہ تو ہر نوع مرحوم ہونے پر کمر بستہ رہتے ہیں جب ہی چاہو مرینگے ۔ چنانچہ ایک اہل کرم بادلی میں گر کے غریق رحمت ہوا ۔ بہرحال آدمی غیرت دار تھا ۔

ہمارے محترم و مکرم دوست خان بہادر حکیم مرزا نظیر حسن خاں صاحب کو مختلف قسم کی تجارت کا شوق ہے اگرچہ فائدہ کے تمام چشمے

مخفی رہتے ہیں ۔ بالفعل ایک ڈھگا توپ خانے کی قید سے آزاد کیا ہے ۔ اونٹ جلالی آہستہ خرام بلکہ نجرام کنند دیگ خوشبو فیشنابلی میں ہیں کیا کیا گھر رہ آ لگے در وانہ ہے یا خود گھرا جاتا ہے بہرحال حکیم صاحب کے یہاں اونٹ بھی ہونگے گھوڑے بھی ہونگے مگر اس جانور کو دیکھ کے یاروں کو خیال ہوتا ہے کہ ہونہ ہو کی آخرم میں قربانی والوں کو سستے کرایہ پر مل جائیگا انکی حالت زار نہایت قابل گریہ انگیز ہے ۔ چونکہ اسے گرتا ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ غنی دمین کی گھانس ہی نفس کھاں ۔ اونٹ کی خاموشی کا پس خوردہ ملتا ہے کہیں اور دھار نہیں ہوتا ۔ لہذا سواری کے قابل نہیں جو کوئی سواری کا ارادہ کرے پہلے بی بی سے مہر بخشوائے گود کا بچہ بالوں دھرے ۔ تا انکا ٹھیکہ کی سکت نہیں اس غریب کو نقصان پہنچانے کے واسطے بڑی زحمتیں اٹھانی پڑتی ہیں اونٹ کی دم میں آگ لگائی جاتی ہے تو اٹھتا ہے ۔

استعمال بالجبر کا ایک نرالا طریقہ بھی سننے کے قابل ہے ۔ پولیس نے نذیر احمد بشیر احمد اور حسن کو اس جرم میں گرفتار کیا ہے کہ وہ منع کیے ہوئے زیور ساتھ لیے گلی میں مدا چھینک کے کیمگاہ میں بیٹھا کرتے تھے ادھر کسی شامت زدہ کی رگ طبع بہی اور انہوں نے زیور ہوا ڈالا ادھر وہ گروہ گرفتار گیر ہوا ۔ کیوں سیل ہی شرافت ہے بھلا آپ کیا سمجھ کے ان خطا کاری آپ کیا کامل ترقیا نہیں ہے شرط کہ تھانے پر پبلیس بیاری بی گرگری ہو جائے ۔ ابھی کیا ہے حضرت نمک مرچ پیس کے رکھیے اور دولا کی آنکھوں میں بھر نمک دیا کیجئے ۔ شرم اور خوف کا دباؤ طابع صاحب سے سارا کیا یا پیا انکوا دینا تھا ۔ ترکیب یقیناً نرالی ہے اور مجرموں کو مسرت ۔ ترقی یافتہ میں جان لینے کے واسطے صدہا حیلے گڑھے جاتے ہیں ۔

بہرحال موجودہ بھی ہیں اور یہ بھی ایک کرخانتی ہے دوسرے کو سزا دینا موجد ہی کے پیچھے پڑنا خلق خدا کی آسائش جیسی ہوتی ہے دیکھیے مقدمہ کا نتیجہ کیا ہو تاکہ گواہ کا بیان بھی قابل شنید ہوگا کیا معنی کہ خمار



جان بل :- اونٹ بھی ہے ماموں بھی ہیں اچھا آؤ صلح "

فرانس :- ارے ہاں عقاب چند یا زخمی کیے دیتا ہے ۔ اچھا آؤ صلح "

یونان :- ارے میرے تو ڈیل بھر کا خون جونکیں چوس گئیں اچھا آؤ صلح "

ترک :- یاروں کو بہر حال عذر نہیں ہے "

جھیپو

(بقیہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۳ء)

رگ مشہور کرتے ہیں کہ میں نے کسی مرتبہ اس سے کہا: "جان من مجھے تمہارے ساتھ نکاح بدل و جان منظور ہے۔" پادری نے جو کچھ سوال فرڈ سے کیے ان سب کا جواب میں نے دیا۔ یہ جواب شادی کی کتاب سے ازبر کر لیے گئے تھے جو بے ساختہ منہ سے نکلنے لگے۔

پادری: "کون شخص اس لیڈی کو اپنی زوجیت میں لینا چاہتا ہے؟"

میں: "میں جناب! جی! جان فطرت! جیسے کا رئیس زادہ بلکہ اعلیٰ سوداگر۔ مس بل میری گولڈ کو جو کہ اول درجہ کی حسینہ ہے اور جسے میں ایک مرتبہ پاخانہ کی سیر کرا چکا ہوں اپنی زوجیت میں بخوشی خاطر بلا جبر و اکراہ قبول کرتا ہوں۔"

فرڈ: "ارے چپ چپ۔ خاموش۔ مردود۔ اپنے ہوش میں ہے کہ نہیں؟"

میں: "شادی کی کتاب میں یوں ہی لکھا ہے۔ میں نے ایک لفظ غلط نہیں کہا۔"

فرڈ: "زیادہ نہ بڑھو ورنہ سارا پاگل پن مارتے مارتے نکال دوں گا۔ خدا کے لیے بھلے مانس ہوش میں آ۔ دولہا میں ہوں تم نہیں ہو۔"

میں: "میں بل و جان دولہا ہونا منظور کرتا ہوں۔"

فرڈ نے انگوٹھی نکالی میں نے بل کا ہاتھ تھاما اور اپنی جیب سے انگوٹھی نکالنے کی کوشش کی۔ اب معلوم نہیں کہ وہاں نے یا کانسٹبل نے مجھے وہاں سے ہٹایا۔ پھر خدا جانے کیا ہوا۔ صرف اسقدر یاد ہے کہ کسی نے ہاتھوں کی موگری سے جسم کی چھت پانچ منٹ تک کوٹی۔ غالباً یہ فرڈ کی حرکت ناشائستہ ہوگی اور کوئی ایسی بیہودگی نہیں کر سکتا۔

خدایا تیری پناہ۔ یہ مجھے کیا ہو گیا تھا میں نے یہ خیالی پلاؤ دل میں کیوں پکایا کہ بجائے فرڈ کے مجھے دولہا ہونا چاہیے۔ رفتہ رفتہ کے غرض کتاب سے یاد کیے تھے دولہا کے الفاظ کیونکر زبان پر آگئے۔ اکتابی علم و تجربہ کا بس طبیعت کے مقابلے میں نہ چلنا تھا نہ چلا۔

نواں باب

لازرق چشم

زر، زمین، زن۔ فساد کی جڑ۔ ایشیائی شاعروں نے عورت کی بیوفائی میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کیا۔ عورت کی تشبیہ آگ سے دی گئی ہے اگر سلجھ جائے تو کنیز بے دام اور وہی پر آمادہ ہوئی تو گھر خاک سیاہ کیے بغیر ٹھنڈی نہیں ہوتی۔ میرے لیے یہی مناسب ہے کہ آئندہ اس فساد کی جڑ کے لگ بھگ نہ جاؤں۔ دیکھو مل بیری گولڈ نے کیسی آنکھوں پر ٹھیکری رکھی۔ فرڈ شکوب وہی ہے جس نے گرجے میں میری ایسی کوب کاری کی کہ اب تک پرانی چوٹ جلتی ہے تو دل میں درد ہوتا ہے مگر اسکو ذرا بھی پروا نہیں الٹی کھلی اسی کے ساتھ پھرتی ہے اور مجھے دیکھتی ہے تو مسکراتی ہے۔ میں شرما کے گردن نیچی کر لیتا ہوں۔ دل کہتا ہے کہ یہ صورت اب دکھانے کے قابل نہیں رہی۔ کچھ دنوں کے لیے ٹل جاؤ تو بہتر ہے کب تک پردے کی بو لیے رہو گے۔ ہمارا کلائمٹ گوشہ نشینی کے قابل نہیں۔ آج سے ایک ماہ کی رخصت لی مہینے جولائی بھر چچی جیروشا کے گاؤں میں رہنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔

چچی جیروشا ایک سنسان گاؤں میں رہتی ہیں ایک چھوٹا سا زمین کا قطعہ انکے قبضہ میں ہے۔ گھر میں صرف چچا ہیں اور ایک چودہ پندرہ برس کا لڑکا۔ ایک نوکر بھی ہے۔ یہ سب کھیت کی پیداوار سے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ کفایت شعاری سے زندگی چین سے کٹتی ہے۔ پاس پڑوس کوئی ہمسایہ نہیں ہے۔ ہے بھی تو ایک میل کا فاصلہ ہے۔ غرض گھر بھر میں عورت ایک ہی ہے وہ بھی ان کے برابر جس نے گویوں میں سکھلایا۔ جیسے اور شرمانے کا کوئی سامان یہاں نہیں ہے یعنی وہ کیا عمدہ مقام ہے۔ ع

لگتے زیر و بم بلا

نے تجھم و رد نے غم کا لا

دن دو دو سے تنگ تھا جیسی تو کوئی منسے والا نہیں۔ میں نے دونوں ہاتھ میں لی جھیل کے کنارے درخت کے سایہ میں بیٹھ کے شکار کھیلنے لگا۔ یہاں کا منظر قابل دید ہے۔ کوسوں تک فرش قدرت نے مخملی فرش بچھایا ہے۔ خوشگوار ہوا نے سبزے میں جان ڈال دی ہے ستارہ وار لہلہا رہا ہے۔ سطح آب پر مچھلیاں اپنی اٹھکھیلیاں کرتی ہوئی ابھرتی ہیں اور پھر میری طرح شرما کے غوطہ مار جاتی ہیں۔ دل کو غم سے فراغ ہے تو ساری دنیا پر شادمانی و تمنیت خاطر کا دور دورہ دکھائی دیتا ہے۔ رفتہ رفتہ مس بیری گولڈ کی بیوفائی نے صبر کی سل سینے پر رکھ دی۔ اب عمر بھر کے ساتھ میرا ارادہ ہے کہ ان غارتگران تمکین سے کوئی علاقہ نہ رکھوں۔ عورت کی بلا میری بلا سے۔ کاروباری آدمی ہوں گا دولت کماؤں گا۔ خوش وقت رہوں گا۔ کسی نازنین کی زلف دراز میرے دل کا پھندا بنائے گی نہ مجھے شرم آئے گی۔ دماغی کانفرنس میں زنانہ مجلس پر نفرت کا ووٹ پاس ہو گیا۔ جلسہ ملتوی ہوئی۔ شکست چشمہ کے اندر لڑائی اور مچھلیاں پھانس رہی ہے۔ تین مچھلیاں گرفتار ہو چکیں۔ پانی کی یہ دنیا بظاہر انکے واسطے کچھ خوشگوار نہیں ہے شاید یہ مچھلیاں مادہ نہیں ہیں۔ اگر ان میں کوئی مادہ ہوتی تو اتنی بیقراری نہ ہوتی۔ قدرت نے جہاں بھر کا مکر و فساد عورت ذات میں کوٹ کوٹ کے بھر دیا ہے۔ مگر سب سے بڑا شر مرد کی ذات میں ہے کہ بے عورت کے رہ نہیں سکتا۔

میں انھیں عجیب خیالات میں محو تھا کہ چشمہ کی دوسری جانب سے ایک قہقہہ کی آواز آئی۔ ہا ہا! کیا خوبصورت ہنسی تھی کہ دل کا کنول کھل گیا۔ دو نوجوان لڑکیاں زرق برق پوشاک ڈانٹے کھڑی تھیں دونوں آفت جان دونوں غارتگر ایمان۔ ایک کی آنکھ سیاہ دوسری کی نیلی نیلی۔ ایک کا ڈیل گدرایا دوسری کا چھریرا۔ چہرے بشرے سے ذہانت اور شوخ طبعی ہویدا۔ انکی ہنسی نیند کی کہ دیت یہ بجلی کی طرح گری۔ میں اچھل پڑا اور سانپ اچھلا کہ ایک پاؤں پانی کے اندر جو تھی مچھلی چڑھ گیا۔

سیاہ چشم: "ارے ہے۔ ہم لوگوں کے سبب سے
آپ کے شغل میں خلل پڑا معاف کیجیے گا۔"
کبود چشم: "سچ تو یہ ہے کہ کشتی کا سوار ہی تھی پھر کیوں جھیل کو
چادر کھاتا کہ ہم راہ بھول کے ادھر آ نکلے۔"
سیاہ چشم: "حضرت! ہم وادی کے ہوٹل میں رہتے ہیں۔
ہم تفریح کے لیے نکلے تھے راستہ بھول گئے۔ خیال
تھا کہ ہم نے راہ اجتناب نکالی مگر یہ جھیل تھوڑی
بیچ میں حائل ہے۔ بھلا اس پار کیونکر آئیں۔"
میں: "یہاں سے دو فرلانگ پر ایک پل ہے مگر وہ
راہ میں مرگھٹ سا لگتا ہے ساتھ پڑے گا اگر نہ جائیے
تو بیچ میں آپ کو نزدیک کا راستہ بتا دوں: ڈونگی
تھی بیس شست آگے بھی رہتی ہیں جوڑی جس کے ایک
کنارے پر میں چلا دوسرے کنارے پر وہ چلیں۔
اس جھیل کا عرض ایک جگہ بہت کم رہ گیا تھا وہاں
کسی نے ایک دھنی رکھ دی تھی۔ میں نے ان سے کہا
کہ لیجیے یہ مختصر پل ہے اگر آپ ہمت کیجیے تو اس پار
آ سکتی ہیں۔"
ازرق چشم: "نہ میری جان ایسی فاختہ نہیں ہے۔"
سیاہ چشم: "کیسی ڈر کی بھولی۔ بالشت بھر چوڑی
دھنی ہمکنے کو نزدیک کچھ نہیں۔ اے ہوش میں آؤ
نخرے نہ بگھارو۔ دیکھو یوں چلی آؤ۔"
یہ سیاہ بیلی والی کنڈ بیلی تیتلی کی طرح اُڑتی ہوئی
اس پار آ گئی۔ آپ جانیے بجادرجان فطرتی ہمت
کیونکر گوارا کرتی کہ کسی نازنین کو مدد کی ضرورت ہو
اور وہ کام نہ لے جائے۔ توبہ! نہایت وقار کے
ساتھ بندے نے قدم آگے بڑھایا اور کہا: "میرے
ناچیز خدمات حاضر ہیں۔ آپ اپنا نازک ہاتھ مجھے
دیجیے۔"

اب میں اُسے آگے کی طرف کھینچنا چاہتا ہوں لو
وہ نخرا کرکے پیچھے ہٹتی ہے "وئی" تنک تو کہتا ہے
اے اللہ مگر ڈرتی ہوں گی۔ کئی مرتبہ اس نعجانی وجہ
کے ایسی شرارت کی کہ میں جھیل میں گرتے گرتے بچا وہ
تو کہیے اسوقت شرم حرامزادی کہیں کھیلنے گئی تھی ورنہ
مس سلو کر دالا سامنے یہاں بھی پہنچ جاتا۔
یہ سب کچھ ہوا مگر ہائے دل کا کبوتر نہیں مانتا
چاہتا ہے کہ سینے کی پسلی سے نکلے اور سو سو دفعہ
اس نازنین کے گرد طواف کرے گا۔ سے آپ کیجیے
بڑی خیر ہوگئی جو کہیں سیاہ چشم بھی ہو جاتی اور
میدان خالی ہوتا تو گود میں اٹھا کے نہ لاتا میں
اس پار لے آتا۔
سیاہ چشم: "خدا جانے کس ساعت سے چلے تھے
کہ راہ بھول گئے۔ اب پیاس بھی لگی ہے اور
تھکن بھی معلوم ہوتی ہے کہیں سے ایک گلاس
شربت ملتا۔ تو سبحان اللہ۔"
میں: "آپ اطمینان رکھیے یہاں سے تھوڑی
دور پر میرے ایک عزیز کا مکان ہے وہاں آپکی
مہمانداری نہایت خوشدلی کے ساتھ کی جائیگی۔
ایک آدھ گلاس تازہ دودھ نوش فرمانے سے
تھکن بھی مٹ جائے گی اور پیاس بھی جاتی رہیگی۔"
میری قسمت کا اوج اسوقت ساتویں آسمان
سے بازی لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔
اول تو بل دو پہاڑیاں تھیں بیچ میں بندہ سجاکا
راجہ اندر بنا ہوا تھا ادا اینٹھتا چلا آتا تھا۔ لیکن
گھر والوں میں غل لگا۔ یعنی چچی جو خانے کے دری
سنتیں دنگاہ سے مجھے دیکھا غالباً وہ اپنے دل
میں کہتی ہوں گی کہ کہاں میاں بھیتو اور کہاں
یہ آزادہ روی۔ آنکھیں چار ہوتے ہی پیدائشی
جنون شرم نے ہاتھ پاؤں نکالے۔ کالبد بجاہ
نے ٹھنڈا دیا۔ پاؤں لڑکھڑائے لیکن اسی
گھبراہٹ میں چچی سے کہا: "یہ دو معزز بیگمیں
گم کردہ راہ ہیں۔ تھک گئی ہیں اور پیاسی
ہیں۔ ان کے لیے دو گلاس تازہ دودھ درکار ہے۔
کسیقدر آرام لینے کے بعد میں انکو صحیح راستہ
بتا دوں گا۔"
چچی: "سر آنکھوں سے۔"
چچی ایک مہمان نواز بیبیاں ہیں انھوں نے
فوراً گلاس اٹھائے۔ گھڑے سے دودھ انڈیلا
اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے مجھ سے کہا
لو بیٹا اپنے مہمانوں کے پاس لے جاؤ۔ اسوقت
انکی نگاہ ایسی پُرمعنی تھی کہ میں برداشت نہ کر سکا۔
گلاس تو ہاتھوں میں لے لیے مگر دیوالی کی گھڑی کی
طرح بے حس و حرکت کھڑا رہ گیا۔ چچی نے تعجب کی
کہ بیٹا آگے بڑھو۔ میں نے قدم بڑھایا کا چشم
بڑھائے۔ اب کی بدقسمتی نے نئی صورت اختیار
کی۔ دری کا سوراخ تھی۔ اس سوراخ میں بوٹ
کی نوک اٹکی۔ میں نے سکندری کھائی دونوں
گلاسوں کا دودھ جھیل کے ازرق چشم کی گود میں
گرا اور نفیس بنتی ہوئی پوشاک پر پڑنے لگا۔ بدنگاہ
نے دودھوں نہاؤ کی دعا مانگی تھی وہ پوری
ہوئی۔ پوتوں پھلو کا تتمہ باقی رہ گیا۔ اگر شرم
حرامزادی نے پیچھا چھوڑا ہوتا یہ بھی پوری ہو جاتی۔
میں نے عاجزی اور بیکسی کے ساتھ حسرت آمیز نگاہ سے
ازرق چشم کو دیکھا اور پھر گردن جھکالی۔ چچی باورچی خانے
سے دوڑیں اور آتے ہی تو یہ کہ جاذب سے
دودھ صاف کر کے نامہ اعمال کی سفید روشنائی
خشک کرنے لگیں۔ باتوں باتوں میں یہ بھی کہہ دیا
"یہ لڑکا عجیب لعل بھولا ہے۔ ہر کام میں
کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہوتی ہے۔ جان بوجھ کے
نہیں کچھ خلقت ہی اس ڈھب کی ہے نوج ایسی
عجیب کسی کی ہو۔ سلامتی سے آپ ایک بڑے
کارخانے کے منیجر ہیں مگر شرم گھونگھٹ ہر وقت
ہاتھ باندھے موجود رہتی ہے۔"
ازرق چشم: "(بانداز شرارت) آپ کا سارا فرش
دودھ میں بھیگ گیا۔"
چچی: "صدقے کیا تھا فرش۔ تمہاری خوبصورت
پوشاک خراب ہوگئی۔"
ازرق چشم: "اجی دھونے سے صاف ہو جائیگی۔"
چچی دوبارہ دودھ لائیں اور اپنے ہاتھوں سے
دونوں مہمانوں کو دیا۔
واہ رے قسمت چچی بی نے میری عجیب کا راز
دونوں حسین نوجوان بیگموں پر ظاہر کر دیا۔ ان میں سے
ایک میرے دل کی مالک ہو چکی ہے مجھے پہلی
میری کوشش کی الفت ضرور تھی مگر اس ازرق چشم
کی عجیب تختی نرالی ہے۔ اسکی آنکھیں جادو
کی پتلیاں ہیں اسکا بانکپن بسمل کر دینے والا ہے۔

(باقی آئندہ)

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

بلا اڈپان کی دوا

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ درد۔ شکل۔ سنگرہنی سانپ بچھو کا درد کے ہی سلا۔ بچوں کے پیٹ کے درد وغیرہ اور خیر ودیگر امراض کی ایک بے مثال دوا ہے۔ بچے صرف چند قطرہ پانی میں ڈال کر پی لینے سے ایک ہی منٹ میں پورا فائدہ دکھاتا ہے۔ اس قیمت فی شیشی ۸ ؍ ڈاک خرچ ۵ ؍ بارہ شیشی ایک ساتھ خریدنے سے ڈاک محصول معاف ویدوں اکٹر حکیم اور عطاروں کو خرید سستے کا۔

دور ورج گیسری یعنی داد کی دوا

بلا کسی جلن اور تکلیف کے داد کو صرف ہی ۲۴ گھنٹے میں آرام کر دینے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ۴ ؍ بارہ شیشی ایک ساتھ منگانے سے ڈاک خرچ معاف

بال سدھا

کمزور اور دبلے پتلے بیمار رہنے والے بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانا ہو تو اس میٹھی دوا کو منگا کر پلائیے قیمت فی شیشی ۱۲ ؍ ڈاک خرچ ۵ ؍

بڑی فہرست ہر ایک کو منگانے پر مفت ملے گی ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ:۔ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

اخبار ہندوستان۔ لاہور

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار گزشتہ فروری سے لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ تمام اخباری دنیا نے اس اخبار کو بہترین ہفتہ وار پرچہ تسلیم کیا ہے۔ جس میں ہر ہفتہ عجیب دلچسپ کہانیاں سیاسی نوٹ اور چٹکلے عورتوں کے اخلاقی مضامین دنیا کے واقعات اور زبردست مضامین معتبر کئی اخبارات کے تراجم شائع ہوتے ہیں۔ اس اخبار میں ہر قسم کے مضامین درج ہوتے ہیں۔ ایڈیٹوریل سٹاف میں نہایت کہنہ مشق اخبار نویس شامل ہیں۔ اس گرانی کے زمانے میں اخبار کی ضخامت ۲۸ صفحے ہے۔ جو کسی اردو اخبار کی نہیں چندہ سالانہ صرف ہے۔ نمونہ درخواست آنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔

بزنس منیجر ہندوستان لاہور سے طلب کریں

فرحت طلا

یہ مردوں کے لیے عجیب قوت پیدا کرتا ہے کمزوری مریضوں کے لیے عجیب کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے اور کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے۔ چند روز استعمال سے پوری شباب کی حالت پیدا ہو جاتی ہے قیمت فی ڈبیہ کا بکس صرف ۴ روپے محصول ڈاک۔

ملاربل اینڈ کمپنی

پوسٹ بکس ۹۳۸ رنگون ملک برما

فہرست کتب

جو نہایت مفید اور قابل دید کتابوں پر مشتمل ہے بغرض رفاہ عام مناسب اور ارزاں قیمت پر فروخت کی جا رہی ہیں۔ آج ہی ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

منیجر صاحب انسٹی ٹیوٹ پریس

علیگڑھ

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطبائے دواخانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

۱- ہوادار و کشادہ مکان میں رہنا جس میں دھوپ و ہوا کافی آتی ہو۔
۲- گرد و اور گرد۔ کیچڑ و نمی سے مکان کو صاف رکھنا۔ ان میں دو تین مرتبہ گندھک۔ نیم کی پتی۔ لوبان۔ صندل۔ کافور۔ ناگرموتھ۔ برگ ترنج۔ برگ جھاؤ وغیرہ کا جلانا۔
۳- کافور کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا اور سونگھنا۔ صندل۔ سیب۔ گل نیلوفر۔ پیاز۔ نارنگی وغیرہ کا پاس رکھنا اور سونگھنا۔
۴- سرکہ خالص ۱ ماشہ جوانوں اور بوڑھوں کو اور خوراک سے ڈیڑھ ماشہ تک بچوں کو روزانہ صبح کو پلایا جائے۔ زہر مہرہ خطائی ایک رتی۔ [illegible] مصطگی ایک رتی کا روزانہ تھوڑے سے گلاب میں گھس کر پینا۔ یا پانچ تیلیا [illegible] کی ۴ عدد کالی مرچ کا پیس کر پینا۔
۵- کثرت جماع۔ زیادہ محنت و ریاضت۔ دھوپ میں چلنے اور شب بیداری سے پرہیز کرنا۔
۶- غذائے لطیف استعمال کرنا اور تھوڑی سی بھوک رہنے پر دسترخوان سے اٹھ کھڑے ہونا۔
۷- فصلی و موسمی ترکاریاں و پھل مثل اروی۔ آلو۔ بیگن۔ ککڑی۔ امرود۔ کیلا۔ کٹھل۔ کھیرا۔ پھوٹ۔ کچا [illegible]۔ چنے کی دال۔ ماش کی دال۔ ہری ترکاری۔ مچھلیاں۔ [illegible] وغیرہ تمام بادی اشیاء سے سخت پرہیز کرنا۔
۸- [illegible] روغن و بادی گوشت و دیگر اشیائے تھاشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔
۹- [illegible] احتیاط [illegible] عیادت کرنے والے [illegible] صاف [illegible] مریض کے کپڑے [illegible] صاف کر دی جائے [illegible]
[illegible] طبیب سے حتی الامکان رجوع کی جائے۔

ہر شخص کو طبی مشورہ بلا کسی فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

منیجر دواخانہ معدن الادویہ۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ۔

امراض وبائیہ و ہیضہ سے حفاظت کرنے والے معدہ کو تقویت دینے والے مجرب ادویات

حافظ طاعون و ہیضہ

یہ دوا امراض وبائیہ میں تقدم بالحفظ کے لیے استعمال کی جاتی ہے خصوصاً فصل طاعون میں بے انتہا مفید ہے [illegible] استعمال سے زہریلی ہوا کا اثر [illegible] ہونے پاتا [illegible] اس کا استعمال [illegible] [illegible] سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی [illegible] خورد ۱۲

عرق ہاضم ترش

یہ عرق ہیضہ اور تخمہ سے حفاظت [illegible] [illegible] ۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] معدہ کو دور کرتا ہے [illegible] ہضم کرتا ہے۔
فی شیشی کلاں [illegible] خورد [illegible]

پتا بہ تید و نام صاف لکھیے
اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

[illegible] ہیضہ سے [illegible] ۔ [illegible] والے [illegible] الادویہ [illegible]

[illegible]

یہ دوا [illegible] انگریزی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حسب مجاوزہ مہر

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت فی درجن [illegible]

فہرست کلاں طلب فرمائیے
مفت روانہ ہوگی

شرائط ایجنسی

(۱) دو روپیہ فقط پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) رقم جمع شدہ کے دو ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی
(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔
(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور [illegible] کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔
علاوہ خاص حالتوں کے پرانے پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ [illegible] کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکی ہیں خواہش مند جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible]
(۲) جلد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے بہترین نمونہ موجود ہیں [illegible] کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مُفت
مُفت
وید ودیا

دولت۔ راحت۔ تندرستی۔ وآبادی نسل کی سچی راہ بتلانے والی کتاب وید ودیا [illegible] ہندوستان کی مروج دو زبانوں میں چھپی ہوئی پانچ (۵) لاکھ کا پیان [illegible] ہم مفت [illegible] تقسیم کر چکے ہیں اور بہت [illegible] ایک پوسٹ کارڈ لکھ بھیجنے سے بغیر ڈاک خرچ مفت بھیجی جاتی ہے جلد منگائیے اور مطالعہ کر کے نفع اٹھائیے

ملنے کا پتہ

راج وید نارائن جی کیشو جی سید آفس
جام نگر کاٹھیاوار۔ [illegible] بمبئی کلکتہ مدراس

ایک فلسفی
یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین صاحب [illegible] [illegible] کی مصنفات [illegible] علمی زبان [illegible] [illegible] ضرور [illegible] جائیے [illegible] [illegible] زندگی کی قیمت [illegible]
علم الاخلاق۔ مسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
مجلد قیمت مع محصول ڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
افراد کا سیہ [illegible] [illegible] [illegible] ۱۲
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مطبوعہ [illegible] وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا